

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

واقعہ حرّہ

اور

افسانہ حرّہ

مرتبہ

مسعود احمد

امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہید

حادثہ حرّہ کے متعلق صرف طبری نے باسند روایات نقل کی ہیں۔ دوسری کتابوں میں اس حادثہ کے متعلق مواد بہت کم ہے اور وہ بھی تقریباً بے سند ہے۔ ہم نے حادثہ حرّہ کے متعلق جو روایات نقل کی ہیں ان کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصّہ واقعہ حرّہ اور دوسرا افسانہ حرّہ سے تعلق رکھتا ہے۔ واقعہ حرّہ جو صحیح روایات سے ثابت ہے اس کو متن میں درج کیا ہے اور افسانہ حرّہ جو گھڑی ہوئی روایات پر مبنی ہے اس کو ذیلی حاشیہ میں درج کیا ہے۔

افسانہ حرّہ کی روایات تمام ناقابل اعتبار یا جھوٹی ہیں۔ ان روایات کو گھڑنے والے عموماً مشہور افسانہ نگار سیف بن عمر، ابو مخنف اور ہشام کلبی ہیں اور یہ تینوں کذاب ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

واقعہ حرہ کے متعلق صحیح روایات

یزید کے خلاف مدینہ منورہ میں بغاوت ہوئی۔ بعض لوگوں نے یزید کی بیعت توڑ دی لیکن حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیعت نہیں توڑی۔ انہوں نے اس فتنہ کی سخت مخالفت کی۔ انہوں نے اپنے تمام رشتہ داروں اور اولاد کو جمع کیا اور ان سے کہا: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

افسانہ حرہ

حرہ کے متعلق باطل روایات

یزید نے مدینہ پر عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو امیر مقرر کیا۔ وہ ایک نوجوان اور ناتجربہ کار آدمی تھا۔ اُس نے جب مدینہ میں یزید کے خلاف شورش کے آثار دیکھے تو یزید کے حکم سے اہل مدینہ کا ایک وفد یزید کے پاس روانہ کیا۔ اس وفد میں اشراف مدینہ مثلاً عبداللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ، عبداللہ بن ابی عمرو، منذر بن زبیر وغیرہ شامل تھے۔ یزید ان کے ساتھ بڑے اکرام و احسان کے ساتھ پیش آیا۔ اس نے ان سب کو بڑے بڑے شاندار انعام دیے۔ جب یہ لوگ مدینہ واپس آئے تو انہوں نے یزید کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ انہوں نے اہل مدینہ سے کہا: ہم ایسے شخص کے پاس سے آئے ہیں جس کا کوئی دین نہیں ہے، شراب پیتا ہے، طنبورہ بجاتا ہے، گانے دایاں اس کے پاس گاتی جاتی ہیں، کتوں سے کھیلتا ہے تم لوگ گواہ رہو ہم نے اُسے معزول کر دیا ہے۔ لوگوں نے ان کی پیروی کی (طبری جز ۴ ص ۳۶۵)۔ اس کا راوی ابو مخنف ہے۔ ابو مخنف کذاب ہے۔ یہ روایت جھوٹی ہے۔

علی بن الحسینؓ (زین العابدینؓ) اور عبداللہ بن عمرؓ اہل مدینہ سے علیحدہ رہے اور عبداللہ بن عمرؓ کا خاندان علیہ السلام اسی طرح بنو عبدالمطلب میں سے کسی نے بھی یزید کی بیعت سے انحراف نہیں کیا (البدایہ جزء ۸ ص ۲۱۸) بے سند ہے۔

اہل مدینہ نے عبداللہ بن حنظلہ کی بیعت کر لی۔ منذر بن زبیر عبید اللہ بن زیاد کے پاس چلا گیا۔ اسی اثناء میں عبید اللہ کے نام یزید کا خط پہنچا۔ یزید نے لکھا کہ منذر کو گرفتار کر لو اور جب تک میرا دوسرا فرمان نہ پہنچے اسے گرفتار ہی رکھو۔ عبید اللہ نے ایک جیل سے منذر کو جلنے کی اجازت دے دی۔ منذر سیدہ ام مدینہ آیا اور ان لوگوں سے ملا جو یزید کے خلاف ہو گئے تھے۔ اس نے بھی اہل مدینہ سے یزید کی برائیاں بیان کیں (طبری جز ۴ ص ۳۶۹) ابو مخنف کذاب ہے لہذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

عبداللہ بن حنظلہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم ہم نے یزید کے خلاف اس وقت تک خروج نہیں کیا جب تک ہمیں یزید کے متعلق ام ولد، بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرنا، شراب پینا اور نماز چھوڑنے کی خبر نہیں ملی اور ہمیں اندیشہ ہو کہ اب آسمان سے پتھر برسے شروع ہو جائیں گے (تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۱۲۰) اس کا راوی واقعی کذاب ہے۔ عبداللہ بن مطیع اور اس کے اصحاب محمد بن علی کے پاس آئے اور ان سے یزید کی برائیاں بیان کیں اور بیعت

سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ”قیامت کے دن ہر بد عہد کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ ہم نے یزید کے ہاتھ پر اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت پر بیعت کی ہے اور اب اُس سے قتال شروع کر دیا ہے۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے یزید کی بیعت توڑی تو میرے اور اُس کے درمیان کوئی تعلق باقی نہیں رہے گا“ (صحیح بخاری کتاب الفتن باب اذا قال عند قوم شیئا ثم خرج)

(عبداللہ بن مطیع نے بھی یزید کی بیعت توڑ دی تھی)
حضرت عبداللہ بن عمرؓ اُسے بھی سمجھانے کے لئے اس کے پاس گئے۔ عبداللہ بن مطیع نے

توڑنے کے لئے کہا: محمد بن علی نے کہا: میں نے یزید میں وہ باتیں نہیں دیکھیں جو تم بیان کرتے ہو۔ میں اُس کے ہاں رہا ہوں۔ میں نے یزید کو نماز کا پابند، خیر کا متلاشی، فقہی امور میں سوال کرنے والا اور سنت کا پابند دیکھا ہے۔ عبداللہ بن مطیع نے کہا: یہ اُس کا تعلق تھا (البدایہ جزء ۸ ص ۲۳۳)۔ بے سند ہے۔

جب اہل مدینہ نے عبداللہ بن حنظلہ کی بیعت کر لی تو انہوں نے مدینہ کے امیر عثمان بن محمد پر حملہ کیا۔ عثمان بن محمد اور اس کے ساتھ بنو اخیہ کے خاندان والے مردان کے گھر آ گئے۔ اہل مدینہ نے مردان کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ بہت کمزور تھا۔ مردان نے حبیب بن کرہ کو بلایا اور اس کو ایک خط دے کر یزید کے پاس بھیجا اور اس سے امداد طلب کی۔ یزید نے مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں بارہ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ایک فوج مدینہ روانہ کی۔ یزید نے مسلم بن عقبہ کو حکم دیا کہ اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو شکر کا امیر حصین بن نمیر کو بتانا، اہل مدینہ کو تین دن کی مہلت دینا اگر وہ اطاعت قبول کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان سے جنگ کرنا اور جب تم کو ان پر غلبہ حاصل ہو جائے تو تین دن تک مدینہ کو لوٹنا، وہاں کا سب مال، روپیہ، ہتھیار اور غلہ سب اہل شکر کا تصور ہوگا، تین دن بعد لوٹنا بند کر دینا۔ (طبری جزء ۴ ص ۲۳۳ اور ص ۲۳۴) اس روایت کی سند میں دو راوی ابو مخنف اور ہشام بن محمد کذاب ہیں لہذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

مسلم بن عقبہ نے مدینہ میں بمقام حرہ پڑاؤ کیا۔ اس نے اہل مدینہ سے خطاب کیا۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین کا خیال ہے کہ تم لوگ اصل ہو، تمہارا خون بہانا مجھے گوارا نہیں۔ میں تمہارے لئے تین دن کی مدت مقرر کرتا ہوں۔ تم میں سے جو شخص باز آ جائے گا ہم اس کا عذر قبول کر لیں گے اور یہاں سے چلے جائیں گے۔ الغرض مسلم بن عقبہ نے تین دن کی مہلت دی۔ جب تین دن پورے ہو گئے تو مسلم نے کہا: اب بتاؤ تمہیں کیا چیز مطلوب ہے۔ صلح یا جنگ۔ اہل مدینہ نے کہا: ہم لڑیں گے۔ مسلم نے کہا ایسا کرو۔ سب مطیع ہو جاؤ اور ہم سب مل کر اپنا زور اس ملحد پر ڈالیں جس نے بے دینوں اور فاسقوں کو چار جانب سے اپنے پاس جمع کر لیا ہے۔ اہل مدینہ نے کہا: اے اللہ کے دشمن، اگر تم بیت اللہ جانے کا ارادہ رکھتے ہو تو ہم بغیر جنگ کے تمہیں وہاں نہ جانے دیں گے۔ تمہیں بیت اللہ کی بے حرمتی نہیں کرنے دیں گے۔ واللہ ہم سے یہ نہیں ہوگا۔ مدینہ کے لوگوں نے شہر کی ایک جانب خندق بننا رکھی تھی اور ایک بہت بڑی جماعت اس میں اتری ہوئی تھی (طبری جزء ۴ ص ۲۳۴) ابو مخنف کذاب ہے۔

مسلم بن عقبہ نے سواروں کا ایک رسالہ عبداللہ بن حنظلہ کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ عبداللہ بن حنظلہ نے جوابی حملہ کیا۔ مسلم بن عقبہ کے سوار بھاگ کھڑے ہوئے پھر مسلم بن عقبہ آزمودہ کار لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوا اور سواروں کو لٹکادار۔ تمام سوار پلٹ آئے اور بڑی دیر سے لڑنے لگے۔ فضل بن عباس ہیں سواروں کے ساتھ عبداللہ بن حنظلہ سے آئے اور بڑی خوبی سے نہایت شدید جنگ کی۔ پھر فضل بن عباس نے عبداللہ بن حنظلہ سے کہا: تم اپنے سواروں کو حکم دو کہ میرے پاس آکر ٹھہریں۔ میں اسلحہ تک پہنچے بغیر دم نہیں لوں گا۔

عبداللہ بن حنظلہ نے ایسا ہی کیا۔ سب سوار فضل بن عباس کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر انہوں نے اہل شام پر حملہ کیا۔ اہل شام منتشر ہو گئے۔ فضل بن عباس نے پھر حملہ کیا۔ مسلم کے سوار مسلم کو چھوڑ کر منتشر ہو گئے۔ فضل نے پیادوں کے علمبردار کو قتل کر دیا۔ اب مسلم نے خود غلہ اٹھا لیا اور اپنی فوج کو بھارا اور حملہ کیا۔ اس حملہ میں کئی اہل مدینہ قتل ہو گئے (طبری جزء ۴ ص ۲۳۴)

کہا: ابو عبد الرحمن کے لئے گدا بچھاؤ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا: میں تمہارے پاس اس لئے نہیں آیا ہوں کہ بیٹھوں میں تو تمہیں ایک حدیث سنانے آیا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”جو شخص اطاعت سے ہاتھ کھینچے تو وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس کی گردن میں بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعة)“

ابو مخنف کذاب ہے۔ لہذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

پھر مسلم بن عقبہ کے تمام ساتھیوں نے حملہ کیا۔ اہل مدینہ کو بہت بری طرح شکست ہوئی۔ اب مسلم کا لشکر عبد اللہ بن حنظلہ کی طرف بڑھا اور بنی شدت سے جنگ ہوئی۔ اسی اثناء میں فضل نے اہل شام پر حملہ کیا اور مسلم تک پہنچ کر اسے قتل کرنے ہی داغے تھے کہ وہ چیخا۔ مسلم کے ساتھی برچھیاں لے کر دوڑ پڑے۔ فضل برھیوں کی ضرب سے گر پڑا (طبری جزء ۴ ص ۲۷۱) ہشام کذاب ہے۔ لہذا یہ روایت باطل ہے۔

مسلم نے پھر سب کو ابھارا۔ اس نے حصین بن نمیر سے کہا: تو اپنی فوج لے کر میدان کارزار میں اتر۔ حصین اہل حص کو لے کر اہل مدینہ سے لڑنے لگا۔ اسی اثناء میں عبد اللہ بن حنظلہ نے ایک خطبہ دیا اور اپنی فوج کو ابھارا۔ مسلم نے عبد اللہ بن حنظلہ کو پانچ سو تیر اندازوں کے ساتھ عبد اللہ بن حنظلہ پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اہل مدینہ پرتیروں کی بارش ہونے لگی۔ عبد اللہ بن حنظلہ بڑی بہادری سے لڑے لیکن بالآخر قتل ہو گئے (طبری جزء ۴ ص ۲۷۱ و ۲۷۲) ابو مخنف اور ہشام کذاب ہیں۔ لہذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

اہل مدینہ کو شکست ہو گئی۔ مسلم بن عقبہ نے تین دن تک مدینہ میں لوٹ مار کی اجازت دے دی۔ اہل شام لوگوں کو قتل کرتے پھرتے تھے اور ان کا مال لوٹ لیا کرتے تھے۔ صحابہ میں سے جو لوگ مدینہ میں تھے ہر اسان ہو گئے۔ حضرت ابوسعید خدری ایک غار میں جا کر چھپ گئے۔ ایک شامی نے انہیں دیکھ لیا۔ وہ تلوار لئے ہوئے اس غار تک پہنچا۔ حضرت ابوسعید خدری نے بھی اپنی تلوار کھینچ لی لیکن وہ بڑھتا چلا آیا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابوسعید خدری نے اپنی تلوار میان میں رکھ لی اور اس سے کہا: اگر تو میرے قتل کے لئے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تیرے قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ حضرت ابوسعید خدری نے کہا: میں ابوسعید خدری ہوں۔ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ یہ سن کر وہ چلا گیا (طبری جزء ۴ ص ۲۷۱) ابو مخنف کذاب ہے۔

اہل مدینہ پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے گئے۔ مسجد نبویؐ کو اصطبل میں تبدیل کر دیا گیا۔ مقدس مزاروں پر سے سامان آراش اتار لیا گیا۔ مدینہ کے بہترین افراد کو قتل کر دیا گیا (تاریخ اسلام امیر علی اردو ص ۱۹۸ و انگریزی ص ۱۹۸) بے حوالہ اور بے سند ہے۔

مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ میں تین دن قتل، لوٹ مار اور عورتوں کے ساتھ زنا کی اجازت دیدی (المستعرفی اخبار البشر المعروف بتاریخ الالفداء جلد اول ص ۱۹۸) بے حوالہ اور بے سند ہے۔

اہل شام نے مدینہ کی عورتوں کے ساتھ زنا کیا یہاں تک کیا گیا کہ ان ایام میں ایک ہزار عورتیں بغیر شوہر کے حاملہ ہوئیں۔ اہل مدینہ کی ایک ہزار عورتوں نے بغیر شوہر کے بچے جننے (البدایہ والنہایہ جزء ۸ ص ۲۷۱) اس واقعہ کا راوی علی بن محمد المدائنی اخباری ہے۔ حدیث کی روایت میں قوی نہیں (میزان الاعتدال جزء ۳ ص ۱۵۳)

حضرت زید بن ارقمؓ نے حضرت انسؓ کو ان کے رشتے کے اور ان کی بیوی کی وفات پر جو واقعہ
 حترہ میں شہید ہوئے تھے تعزیتی خط لکھا (مصنف ابن ابی شیبہ جزء ۱۲ ص ۱۶، سندہ صحیح)۔

امام زہری کا بیان ہے کہ سات سو معزز مجاہدین اور انصار اور دس ہزار معزز موالی جن کو میں نہیں پہچانتا قتل ہوئے۔
 (البدایہ والنہایہ جزء ۸ ص ۲۲) امام زہری سے اد پر سند نہیں ہے۔ امام زہری سے روایت کرنے والا مجہول ہے۔ الغرض
 یہ روایت جھوٹی ہے۔

واقعہ حترہ صحیح روایات کی روشنی میں

واقعہ حترہ ایک حادثہ تھا۔ مدینہ کے چند لوگوں نے یزید کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن مطیع بھی شامل تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس کو سمجھانے کے لئے گئے۔ انہوں نے عبداللہ بن مطیع سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”جو شخص اطاعت (امیر) سے ہاتھ کھینچے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس (اپنے بچاؤ کے لئے) کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو شخص اس حال میں مرے کہ اس کی گردن میں (امیر کی) بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔“ اس حدیث کو سنانے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا مقصد یہ تھا کہ امیر کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچا جائے اور بیعت نہ توڑی جائے۔

عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے خاندان والوں کو بھی سمجھایا۔ انہوں نے اپنے خاندان کے لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: قیامت کے دن ہر بد عہد کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔“ حدیث سننے سے ان کا مطلب یہ تھا کہ تم لوگ یزید کے ہاتھ پر وفاداری کا عہد کر چکے ہو اب اس عہد کو نہ توڑو۔ بد عہدی نہ کرو ورنہ قیامت کے دن رسوا ہو گے۔ ہم نے یزید کے ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول کی سنت پر بیعت کی ہے تو اب تم میں سے جس شخص نے بیعت توڑی تو میرا اس سے کوئی تعلق باقی نہ رہے گا۔

واقعہ حترہ میں حضرت انسؓ کا ایک لڑکا اور حضرت انسؓ کی بیوی شہید ہوئیں۔

واقعہ حترہ کا تجزیہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے یزید کی بیعت نہیں توڑی تھی۔ وہ بیعت توڑنے والوں کو بیعت توڑنے کے انجام سے ڈراتے تھے اور اپنے خاندان کو بیعت توڑنے کی برائی سے متنبہ کرتے تھے۔

کسی روایت سے نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت انسؓ کا لڑکا اور حضرت انسؓ کی بیوی کس طرح شہید ہوئے۔

افسانہ حرہ باطل روایات کی روشنی میں

اہل مدینہ کے چند لوگوں نے یزید پر الزام لگایا کہ اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ وہ شراب پیتا ہے، ظنورہ بجاتا ہے، گانے والیاں اس کے پاس گاتی بجاتی ہیں، کتوں سے کھیلتا ہے اور نماز چھوڑ دیتا ہے۔ یہ الزام لگا کر انہوں نے یزید کی بیعت توڑ دی۔ بیعت توڑنے والوں میں عبداللہ بن حنظلہ، عبداللہ بن ابی عمرو اور منذر بن زبیر وغیرہ شامل تھے۔ لوگوں نے بھی ان کی پیروی کی لیکن مندرجہ ذیل خاندان اس میں شریک نہیں ہوئے:-

① عبداللہ بن عمر کا خاندان ،

② عبدالمطلب کا خاندان ۔

حضرت محمد بن علی اور حضرت علی بن الحسین بھی بیعت توڑنے والوں میں شامل نہیں ہوئے۔

محمد بن علیؑ نے مندرجہ بالا الزامات کی تردید کی۔ انہوں نے کہا: میں یزید کے ہاں رہا ہوں۔ میں نے اس میں یہ باتیں نہیں دیکھیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ نماز کا پابند ہے، خیر کا متلاشی رہتا ہے، مسائل فقہیہ میں گفتگو کرتا ہے اور سنت کا پابند ہے۔ عبداللہ بن مطیع نے کہا یہ اُس کا تصنع تھا۔

اہل مدینہ نے عبداللہ بن حنظلہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو انہوں نے یزید کی طرف سے مقرر کردہ امیر عثمان بن محمد پر حملہ کیا۔ عثمان بن محمد اور اس کے ساتھی مروان کے گھر میں جمع ہو گئے۔ اہل مدینہ نے مروان کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔

مروان نے یزید کو تمام حالات سے مطلع کیا۔ یزید نے مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں بارہ ہزار سپاہیوں کا ایک لشکر اہل مدینہ کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ یزید نے مسلم بن عقبہ کو حکم دیا کہ اہل مدینہ کو تین دن کی مہلت دینا۔ اگر وہ اطاعت قبول کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان سے لڑنا۔ جب تم کو ان پر غلبہ حاصل ہو جائے تو مدینہ میں تین دن تک لوٹ مار کرنا۔ تین دن کے بعد لوٹ مار بند کر دینا۔

مسلم بن عقبہ نے مدینہ میں بمقام حرہ پڑاؤ کیا۔ اس نے اہل مدینہ کو تین دن کی مہلت دی پھر پوچھا بتاؤ اطاعت کرنا چاہتے ہو یا لڑنا۔ انہوں نے کہا: ہم لڑنا چاہتے ہیں۔ الغرض جنگ ہوئی۔ جنگ میں اہل مدینہ کو شکست ہوئی۔ مسلم بن عقبہ نے تین دن تک کے لئے مدینہ میں قتل اور

لوٹ مار کی اجازت دی، مسجد نبوی کو اصطبل بنایا گیا۔ اہل مدینہ کی عورتوں کے ساتھ زنا کیا گیا۔ اہل مدینہ پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے گئے، مدینہ کے بہترین افراد کو قتل کر دیا گیا۔ تین دن بعد لوٹ مار وغیرہ بند کر دی گئی۔

افسانہ خترہ کا تجزیہ

اہل مدینہ نے یزید پر طرح طرح کے الزام لگائے۔ محمد بن علی رضی اللہ عنہ ان الزامات کی تردید کی تو عبداللہ بن مطیع نے اسے تسلیم نہیں کیا۔ الغرض جنگ ہوئی پھر مدینہ میں تین دن تک قتل و خونریزی اور لوٹ مار کا بازار گرم رہا۔ یہ تمام روایتیں جھوٹ ہیں۔ ابو مخنف کی داستان سرائی ہے یا بالکل بے سند ہیں۔

ایک ہزار عورتیں زنا سے حاملہ ہوئیں اور ایک ہزار ناجائز بچے جنے۔ اول تو اس کی کوئی سند نہیں۔ بالکل من گھڑت کہانی ہے۔ دوم اس کی تردید کے لئے سند دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ آخر راوی کو یہ باتیں کیسے معلوم ہوئیں۔ یہ تو علم غیب رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہی بتا سکتا ہے۔ کیا راوی کو نبی تسلیم کیا جائے۔ اگر نبی تسلیم نہ کیا جائے اور ہرگز نبی تسلیم نہیں کیا جاسکتا تو پھر آخر اسے کیا کہا جائے۔ یہی ناکہ وہ کذاب ہے۔ اس نے یزید کو بدنام کیا اور اہل مدینہ کی تذلیل کی ہے۔ الغرض یہ روایت جھوٹ کا پلندہ ہے۔

اس واقعہ میں دس ہزار سات سو افراد قتل ہوئے۔ اس روایت کا راوی مجہول ہے۔ یہ روایت جھوٹی ہے۔

کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوتا کہ یزید نے اہل مدینہ کی سرکوبی کے لئے فوج روانہ کی تھی۔ پورا واقعہ افسانہ ہے۔